رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم — قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی + اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان۔

[illegible]

[illegible]

جلد ۸	مطابق ۱۲ صفر المظفر سنہ ۱۳۳۹ھ		مورخہ ۲۵ اکتوبر سنہ ۱۹۲۰ء	نمبر ۳۱

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۱ اکتوبر مدرسہ احمدیہ کے احاطہ میں موجودہ حالات زمانہ کے متعلق تقریر فرمائی جسمیں حضور کے مخاطب جماعت احمدیہ کے مختلف صیغوں کے افسر ایڈیٹران اخبار۔ کالجوں کے نوجوان طلبار۔ جنمیں سے کئی ایک یہاں آئے ہوئے تھے۔ مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول کی اعلیٰ جماعتوں کے طلبار تھے۔ تقریر تقریباً تین گھنٹے ہوئی۔ جو نہایت ہی زبردست اور موثر تھی۔ اخیر میں حضور کی نظم پڑھی گئی۔

حکیم نادر خان صاحب متوطن مندوال ضلع کیمبل پور جو اسی سال حج کے لئے گئے تھے۔ واپس آتے ہوئے بمبئی میں بیمار ہو گئے اور بیماری کی حالت میں قادیان پہنچے اور صرف تین دن زندہ رہکر ۲۳ اکتوبر مطابق ۷ صفر بعارضہ گٹھیا فوت ہو گئے۔ انا للہ۔ جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے پڑھا۔ بیرونی احباب بھی نماز جنازہ پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔

نظم

وصل و کامرانی

۱۰۔ اکتوبر کے زمیندار میں کسی صاحب "مسٹر حامد علی خان" کی نظم بعنوان "امید و بیم" شایع ہوئی ہے جسمیں ہم پر تعریضات کرتے ہوئے ایک شعر یہ بھی لکھا گیا ہے ؎

"قادیاں" میں جشن میرے قتل کا برپا ہے آج
قابل نظارہ ہوگا "موسیو مرزا" کا رنگ

اسکے جواب میں مندرجہ ذیل اشعار لکھے گئے ہیں
(اسسٹنٹ ایڈیٹر)

مدعی کس طرح جم جائے ترے غوغا کا رنگ
ہے رگ و پے میں بھرا اپنو یہاں صہبا کا رنگ

خون میں حدت کہاں جب خون ہی تن میں نہیں
پہلے آیا کیے ہو یاد گے پھر آیا کا رنگ

حال کہتا ہے کہ استقبال ہے بدسے بتر
"مجھ کو آتا ہے نظر امروز میں فردا کا رنگ"

ان کو کیا جینے کا حق ہے جن کی قوت غیر ہوں
غیر کے پینے سے جم سکتا ہے کیا صہبا کا رنگ

یہ حقیقت ہے کہ اعدا کو سمجھنا خیر خواہ
اپنے ہاتھوں سے جما دینا ہے خود اعدا کا رنگ

پیرہن اسلام کا تم نے ملایا خاک میں
خاک آلودہ قبا پر کیا چڑھے ہے لالہ کا رنگ

دشمنوں کو دے رہا ہے خود مدد آپ بے خبر
پھر نہ کیوں جمتا ہی جائے محفل اعدا کا رنگ

"دشمنوں" کے گھر میں جاؤ اور انہیں سکھلا دیں
ہے اگر خواہش جمے پھر "سطوت کبریٰ کا رنگ"

خشک باتیں چھوڑ دیجے اور عمل کچھ کیجئے
گر بدلنا چاہتے ہیں آپ سب دنیا کا رنگ

عشق کے کوچے سے تم کو واقفیت ہی نہیں
تم نے دیکھا ہی نہیں ہے عاشق شیدا کا رنگ

ایک ٹھوکر میں جو میدان تعشق چھوڑ دے
کیا خبر اس کو کہ کیا ہے حسن بے پروا کا رنگ

خامکاران محبت دیکھ پائیں کس طرح
ناقۂ لیلیٰ کا سایہ محمل لیلیٰ کا رنگ

ہو گئے کافر مسلماں اور مسلماں باخدا
آؤ دکھلاؤں تمہیں میں "موسیو مرزا کا رنگ"

ظلمتیں اوہام باطل کی مٹا دو اے شہابؔ
ان کے مٹ جاتے سے مٹتا ہی شب یلدا کا رنگ

اخبار احمدیہ

امریکہ سے ایک رسالہ کے اجراء کی تجویز اور مخلصین سلسلہ

(۱) مکرمی و مخدومی ایڈیٹر صاحب الفضل السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

خدا کے فضل سے ہماری جماعت کی طرف سے ولایت یا امریکہ میں ایک ماہوار رسالہ یا ہفتہ وار اخبار شایع کرنے کا بندوبست کیا جائے۔ تو اس عاجز کی طرف سے ہر دو مقامات کے لئے ماہانہ ایک ایک پونڈ کا چندہ دینے کا وعدہ مہربانی فرما کر نوٹ کیا جائے۔ فقط۔ خاکسار عبداللہ الہ دین

(۲) جناب ایڈیٹر صاحب الفضل۔ برادرم مکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت مفتی صاحب کی تجویز در بارہ اجرائے ایک رسالہ برائے اہالیان امریکہ مندرجہ الفضل میں نے پڑھی۔ اور برادرم ہاشم علی صاحب کی تحریک ۷۔ اکتوبر کے الفضل میں نظر سے گذری۔ میں سمجھتی ہوں کہ جہاں امریکہ میں ہماری جماعت کے مردوں کا یہ فرض ہے کہ وہاں کے آدمیوں کی روحانی خوراک کا انتظام کریں۔ وہاں ہماری جماعت کے طبقۂ نسواں کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ امریکہ میں اپنی بہنوں کے واسطے روحانیت کا سامان بہم پہنچائیں۔ اس ذمہ واری کو محسوس کرتے ہوئے میں بھی ایک سال کے لئے مجوزہ رسالہ کے اجرا کیواسطے ایک ڈالر ماہوار دینے کا وعدہ کرتی ہوں۔ اُمید ہے کہ میری دوسری بہنیں بھی اس نیک تحریک میں شامل ہونے کے لئے قدم بڑھائیگی۔ فقط۔
رقیمہ نیاز۔ اہلیہ محمد عالم خان صاحب احمدی فیلڈ آؤٹ آفس پونا

(۳) مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب الفضل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب مفتی صاحب نے جو ایک صد ڈالر کی ضرورت ایک رسالہ کے متعلق لکھی ہے۔ اس کی بابت میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ ایک ڈالر سالانہ میں دونگا۔ جس وقت آپ کا دل چاہے۔ الفضل ایک ڈالر میں وی پی کر کے وصول فرمالیویں۔ اُمید ہے۔ کہ اسی طرح یک صد ڈالر ہو جائیگا۔ اور مفتی صاحب کے رسالہ کا خرچ اللہ تعالےٰ بہت جلدی پورا فرما دے۔ آمین۔ والسلام
بندہ غلام حیدر پٹواری از تلونڈی راہ والی۔

مسجد لنڈن اور ایک احمدی بچہ

حال میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں چھوٹی عمر کے ایک طالب علم کی طرف سے تعمیر مسجد لنڈن کے متعلق ایک خط موصول ہوا ہے۔ جو بغیر کسی تغیر و تبدل کے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ خدا کرے۔ ہماری جماعت کے ہر ایک بچہ میں دینی کاموں کے متعلق اس سے بھی بڑھ چڑھ کر جوش ہو (ایڈیٹر)

" جناب حضرت صاحب میاں صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذارش ہے کہ چار ماہ ہوئے۔ بندہ نے سنا تھا کہ ایک مسلمانوں کی مسجد ولایت میں حضور بنوا رہے ہیں۔ اور آپ وہاں انگریز لوگوں کو مسلمان بنا دینگے۔ اس بات کو سننے کی مجھ کو از حد خوشی ہوئی ہے اور میں نے اپنی طاقت کے موافق ایک ایک دو دو پیسے جوڑ کر تین روپے جمع کئے ہیں۔ یہ رقم تھوڑی سی اُمید ہے۔ آپ ولایت والی مسجد کے لئے منظور فرمالینگے۔ یہ تین روپیہ کا چندہ میری طرف سے لنڈن والی مسجد کی مد میں بھیجدیں۔ اور بندہ کے لئے دعا کرتے رہیں آپ کا شکر گذار۔ مخدوم صدیق اکبر شاہ جماعت نجم از بھیرہ

لوسر میں جلسہ

یکم اکتوبر ۱۹۲۷ء موضع مذکور میں میاں نور الدین صاحب جو یہاں کے مخلص احمدی ہیں کی کوشش سے احمدی احباب کا اجتماع ہُوا۔ مولوی عبد المغنی صاحب پسر مولانا برہان الدین مرحوم جہلمی میاں مہر الدین صاحب ساکن لالہ موسیٰ مولوی فضل الدین صاحب ساکن کھاریاں۔ مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی کی تقریریں ہوئیں۔
سلطان عالم سکرٹری تبلیغ گوٹریالہ ضلع گجرات۔

رام گڈھ اور ماچھی واڑہ میں تبلیغ

رام گڈھ میں خاکسار کی ایک جامع تقریر مختلف مسائل پر پنجابی زبان میں ہوئی۔ حاضرین میں علاوہ مسلمان مردوں کے مستورات بھی تھیں۔ اس کے بعد ماچھی واڑہ کی جامع مسجد میں ایک تقریر ہوئی۔ لوگوں کو تمام مسائل ضروری سُنائے گئے۔
خاکسار محمد ابراہیم بقاپوری۔

ولادت

۳۔ اکتوبر کو حشمت اللہ صاحب ریٹائرڈ پوسٹماسٹر ڈیرہ بسی کے ہاں لڑکا اور مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کے ہاں لڑکا اور منشی عبد الرحیم صاحب کلرک دفتر امور عامہ قادیان کے ہاں لڑکا متولد ہُوا۔ خدا مبارک کرے۔ مولوی محمد حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر محمڈن سکولز قسمت گورکھپور کے ہاں ۹ر اکتوبر کو لڑکا اور الٰہی بخش صاحب مدرس کے ہاں لڑکی متولد ہُوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ آمین۔

شکریہ

الحمد للہ کہ حضرت اولوالعزم خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی خاص دُعاؤں کے طفیل جو حضور میرے ایام مشکلات میں فرماتے رہے ہیں۔ میرے مولا نے مجھے عزت کے ساتھ بری فرمایا۔ نیز میں اُن تمام احباب کا تہ دل سے مشکور ہوں جو میرے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزا فی الدنیا والاخرہ۔ مشتاق احمد۔ کلرک چھاؤنی بھُمو

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۲۵ - اکتوبر ۱۹۳۰ء

مولوی محمد علی صاحب کا ایک فتویٰ

غیر مبایعین کو مبایعین کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حقیقی نبی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف اور صریح الفاظ میں لکھا ہے کہ آپ کو خدا نے بتایا ہے کہ احمدیوں پر حرام اور قطعی حرام ہے۔ کہ کسی مکفر۔ مکذب اور متردد کے پیچھے نماز پڑھیں۔ اگر کوئی احمدی ان تینوں قسم کے لوگوں میں سے کسی کے پیچھے نماز پڑھے گا۔ تو اس کے عمل حبط ہو جائینگے۔ اور اس کو پتہ بھی نہیں لگیگا۔ مگر غیر مبائعین نے اس فتویٰ کو کالعدم کر دیا۔ کیونکہ ان کے نزدیک ثناء اللہ یا اسی قبیل کے دو ایک اور آدمیوں کے سوا باقی سب غیر احمدیوں کی اقتدا میں نماز پڑھ لینا جائز ہے۔ بلکہ ان کی شریعت کا حلقہ تو یہاں تک وسیع ہے۔ کہ اگر کوئی دریدہ دہن۔ بدگو چندروز کے لئے ولایت چلا جائے۔ تو سات سمندر کا سفر کفارہ ہو جاتا ہے۔ اس کے تمام ان افعال کا جو اس نے حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف کئے ہوں۔ اور وہ لنڈن پہنچ کر حضرات اہل پیغام کا امام بن جاتا ہے۔ غیر مبائعین کا نماز کے متعلق یہ طرز عمل ہے غیر احمدیوں کے متعلق۔ حالانکہ غیر احمدی وہ ہیں۔ جو اس شخص کو جو خدا کے وعدوں کے مطابق ظاہر ہوا۔ "جھوٹا"۔ "مکار" "فریبی"۔ "دغاباز"۔ "دجال" اور دیگر بدترین القاب سے ملقب کرتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ہم احمدیوں سے ان کا جو سلوک ہے۔ وہ اس فتویٰ سے ظاہر ہے۔ جو حال ہی میں مولوی محمد علی کی طرف سے شایع ہوا ہے اور جو یہ ہے:۔

"چنیوٹ سے ایک دوست جن کا نام صحیح نہیں پڑھا گیا۔ لکھتے ہیں کہ یہاں چنیوٹ میں احمدی قادیانی فرقہ بہت رہتا ہے۔ اور انھوں نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ جو مرزا صاحب کو نبی حقیقی نہیں مانتا وہ کافر ہے اور مرتد ہے۔ آپ مفصل اطلاع دیویں انکے پیچھے نماز پڑھ لی جاوے یا نہیں۔

اس کے جواب میں

حضرت امیر ایدہ اللہ بنصرہ فرماتے ہیں کہ ایسا اعلان کرنے والوں کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔"

(پیغام - ۳ - اکتوبر ۱۹۳۰ء)

مستفتی نے احمدیان چنیوٹ کے متعلق جو بات پیش کر کے مولوی محمد علی صاحب سے فتویٰ پوچھا ہے۔ اور جس کی بناء پر مولوی صاحب نے مبایعین کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت کی ہے۔ وہ بعینہٖ وہی ہے۔ جو خود مولوی محمد علی صاحب اپنے ایک رسالہ "القول الفصل کی ایک غلطی کا اظہار" نامی میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے متعلق بیان کر چکے ہیں۔ اور وہ یہ کہ "میاں صاحب فی الواقع حضرت مسیح موعودؑ کو حقیقی نبی مانتے ہیں"

مولوی محمد علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق مندرجہ بالا الفاظ اس رسالہ کا جواب دیتے ہوئے لکھے۔ جس میں حضور نے نہایت واضح طور پر یہ ارقام فرمایا تھا کہ:

"حضرت مسیح موعودؑ نے حقیقی نبی کے خود یہ معنی فرمائے ہیں کہ جو نبی شریعت لائے۔ پس ان معنوں کے لحاظ سے ہم ان کو ہرگز حقیقی نبی نہیں مانتے" (القول الفصل ص۱۲)

مذکورہ بالا الفاظ کو سامنے رکھکر مولوی محمد علی صاحب کا یہ لکھنا کہ "میاں صاحب فی الواقع حضرت مسیح موعود کو حقیقی نبی مانتے ہیں" صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ یہ تو جانتے ہیں۔ کہ "حقیقی نبی" کی خود تجویز کردہ اصطلاح کے جو معنی حضرت مسیح موعود نے فرمائے ہیں۔ ان کے رُو سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی آپ کو "حقیقی نبی" نہیں مانتے۔ ہاں کسی اور لحاظ سے مانتے ہیں۔ اور یہ بالکل ٹھیک ہے۔ چنانچہ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اس بات سے انکار کیا ہے۔ کہ آپ حضرت مسیح موعود کو حقیقی نبی بمعنی نئی شریعت لانیوالا نہیں مانتے۔ وہاں یہ بھی ارقام فرمایا ہے کہ:۔

"اگر کوئی شخص حقیقی نبی کے یہ معنی کرے کہ وہ نبی جو بناوٹی یا نقلی نہ ہو۔ بلکہ درحقیقت خدا کی طرف سے خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ اصطلاح کے مطابق قرآن کریم کے بتائے ہوئے معنوں کی رُو سے نبی ہو۔ اور نبی کہلانے کا مستحق ہو۔ تمام کمالات نبوت اس میں اس حد تک پائے جاتے ہوں۔ جس حد تک نبیوں میں پائے جانے ضروری ہیں۔ تو میں کہوں گا کہ ان معنوں کی رُو سے حضرت مسیح موعود حقیقی نبی تھے۔ گو ان معنوں کی رُو سے کہ آپ کوئی نئی شریعت لائے۔ حقیقی نبی نہ تھے۔"

(القول الفصل ص۱۲)

یہ ہیں وہ معنی جن کے رُو سے ہم حضرت مسیح موعود کو حقیقی نبی مانتے ہیں۔ ان کو مدنظر رکھ کر اگر مولوی محمد علی صاحب کے مذکورہ بالا فتویٰ کو دیکھا جائے۔ تو صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ احمدیان چنیوٹ ہی کی اقتدا میں نماز نہ پڑھنے کے متعلق نہیں ہے۔ بلکہ تمام مبائعین کے خلاف ہے۔

ہمیں اس فتویٰ پر اس لحاظ سے تو ہرگز تعجب نہیں۔ کہ جب یہ لوگ حضرت مسیح موعود کے مکفرین اور منکرین کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ تو کیوں مصدقین مسیح موعودؑ کے پیچھے نہیں پڑھتے۔ کیونکہ اگر مولوی محمد علی صاحب کو احمدیوں کے مقابلہ میں غیر احمدیوں کی اس قدر خاطر منظور نہ ہوتی۔ تو وہ ہم سے علیحدہ ہی کیوں ہوتے۔ اور کیوں اپنوں کو چھوڑ کر غیروں میں جا ملتے۔ لیکن اس بات پر حیرت ہے۔ کہ اگر مولوی محمد علی صاحب اپنے ساتھیوں کو مبایعین کے پیچھے اسلئے نماز پڑھنے سے منع کر رہے ہیں کہ مبایعین حضرت مسیح موعودؑ کو ان معنوں سے "حقیقی نبی" مانتے ہیں۔ جن کی تشریح ہم اوپر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے الفاظ میں کر آئے ہیں۔ تو گذشتہ ہی سال مصالحت کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے انہوں نے سب سے پہلی شرط یہ کیوں پیش کی تھی کہ:۔

"فریقین ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ لیں میاں صاحب ایک نماز ہمارے پیچھے پڑھ لیں۔ ہم ان کے پیچھے پڑھ لیں"

اور دوسری شرط یہ قرار دی تھی کہ:۔

"اپنی اپنی جماعت کو ہدایت کی جائے کہ وہ بلا مضائقہ

"ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ لیا کریں"

یہ تو کہا نہیں جاسکتا۔ کہ ان شرائط کو مصالحت کی اصلی بنا قرار دیتے وقت انہیں یہ معلوم نہ تھا۔ کہ مبائعین حضرت مسیح موعود کو اس لحاظ سے حقیقی نبی مانتے ہیں۔ کہ آپ میں کمالات نبوت اس حد تک پائے جاتے ہیں۔ جس حد تک نبیوں میں پائے جانے ضروری ہیں۔ نہ کہ اس لحاظ سے کہ آپ کوئی نئی شریعت لائے۔ کیونکہ اسی بات کو مدنظر رکھ کر تو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے متعلق لکھ چکے تھے۔ کہ "میاں صاحب فی الواقع حضرۃ مسیح موعود کو حقیقی نبی مانتے ہیں" اور اس پر بڑا زور دے چکے ہیں۔ پس جبکہ پہلے مولوی محمد علی صاحب اس بات کو جانتے اور مانتے ہوئے خود مبائعین کے پیچھے نماز پڑھنے پر آمادگی ظاہر کر چکے ہیں۔ اور بلا مضائقہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ لینا ان کے نزدیک جائز تھا۔ تو اب وہ کس منہ سے اپنے ساتھیوں کو مبائعین کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکتے ہیں۔ کیا وہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ مبائعین اب حضرت مسیح موعود کو حقیقی نبی بمعنے نئی شریعت لانیوالا ماننے لگ گئے ہیں۔ اور کیا ان کے پاس اس بات کا کوئی ثبوت ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو ہم ان سے بڑے زور کے ساتھ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ بتائیں اس وقت کے بعد جبکہ انہوں نے خود ایک دوسرے کے پیچھے بلا مضائقہ نماز پڑھنے کی تجویز پیش کی تھی۔ کونسی نئی بات مبائعین میں پیدا ہو گئی ہے۔ کہ اب ان کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کا فتوے شائع کر رہے ہیں۔ اگر انھوں نے کوئی نئی بات نہیں دیکھی۔ بلکہ حقیقی نبی کی اسی تشریح کے مطابق جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے کی ہے۔ مسیح موعود کو حقیقی نبی ماننے والوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کا فتوے دے رہے ہیں۔ تو افسوس ہے ان کی تلون مزاجی پر۔ اور حیرت ہے ان کی فتویٰ نویسی پر۔ کہ جس کی موجودگی میں تھوڑا ہی عرصہ قبل انہوں نے ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنا ضروری قرار دیا تھا۔ اسی کی بنا پر اب نماز سے روکنے کا فتویٰ دے رہے ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا ایک ایسا شخص جو اس قدر جلدی رنگ بدلنے کا مشتاق ہے۔ یا جس کا حافظہ اس قدر کمزور ہے کہ ایک قلیل عرصہ کے بعد اپنی پہلی تحریر کے خلاف لب کشائی کرنے لگ جاتا ہے۔ اسکو کیا سمجھا جائے۔

اس جگہ ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ جس لحاظ سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو حقیقی نبی قرار دیا ہے۔ اس کے متعلق بتا دیں کہ یہ اپنی طرف سے نہیں قرار دیا گیا۔ بلکہ اس لحاظ سے حضرت مسیح موعود نے خود اپنے آپ کو حقیقی نبی بتایا ہے۔

حضرت مسیح موعود اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ آنیوالے مسیح کا نام صحیح مسلم میں صریح لفظوں میں نبی اللہ کہا گیا ہے۔ پھر کیونکر مان لیا جائے۔ کہ وہ اسی امت میں سے ہوگا۔ فرماتے ہیں:۔

"اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تمام بدقسمتی دھوکہ سے پیدا ہوئی ہے۔ کہ نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنے صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانیوالا۔ اور شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت نبی کا متبع نہ ہو" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۸)

ان الفاظ میں حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے آپ کو حقیقی نبی قرار دیا ہے۔ کیونکہ حقیقی معنوں کی رو سے جب آپ نبی ہوئے۔ تو صاف ثابت ہے۔ کہ آپ حقیقی نبی ہوئے۔ ہمارا مدعا ثابت کرنے کے لئے یہی حوالہ کافی ہے لیکن ہم یہ بتانے کے لئے کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں وہ کمالات نبوت پائے جاتے تھے۔ جو پہلے نبیوں میں تھے۔ اس لئے آپ حقیقی نبی تھے۔ ایک نیا حوالہ بھی پیش کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود آیت خاتم النبیین کے معنے کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو بڑھانیوالا ہے۔ کہ ایک شخص آپ ہی کی امت سے آپ ہی کے فیض سے وہ درجہ حاصل کرتا ہے۔ جو ایک وقت مستقل نبی کو حاصل ہوتا تھا" (الحکم ۲۸۔ فروری ۱۹۰۳ء)

اسجگہ حضرت مسیح موعود نے قطعی طور پر اس بات کا فیصلہ فرما دیا ہے کہ بلحاظ کمالات نبوت کے جو درجہ پہلے مستقل انبیاء کو حاصل ہوتا تھا۔ وہی آپ کو حاصل ہوا۔ اور نفس نبوت کے لحاظ سے آپ میں اور پہلے انبیاء میں ایک ذرہ فرق نہ تھا۔ جو کمالات ان کو حاصل تھے۔ وہی آپ کو حاصل تھے۔ اور جو درجہ ان کو حاصل تھا۔ وہی آپ کو حاصل تھا۔ پس اگر پہلے انبیاء "حقیقی نبی" تھے۔ تو یقیناً حضرت مسیح موعود بھی "حقیقی نبی" تھے۔ ہاں اگر انکے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا تو پھر حضرت مسیح موعود کے متعلق بھی نہیں کہا جاسکتا۔ غیر مبائعین کو اور خاصکر مولوی محمد علی صاحب کو چاہیئے۔ کہ اگر وہ حضرت مسیح موعود کو اس لحاظ سے حقیقی نبی نہیں مانتے۔ کہ آپ میں وہ تمام کمالات نبوت پائے جاتے۔ جو "حقیقی نبی" میں پائے جانے ضروری ہیں۔ تو انہیں چاہیئے کہ پہلے مستقل انبیاء کے "حقیقی نبی" ہونے سے بھی انکار کر دیں۔ لیکن جب تک وہ ایسا نہیں کرتے۔ اور اس کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود کو خدا تعالےٰ کا برگزیدہ اور راستباز ماننے کے مدعی ہیں۔ اس وقت تک ان کا کوئی حق نہیں ہے۔ کہ ایسے صاف اور واضح ارشادات کے باوجود حضرت مسیح موعود کو ایسا نبی نہ سمجھیں جیسے پہلے نبی تھے۔ اور آپ میں ایسے ہی کمالات نبوت تسلیم نہ کریں۔ جو پہلوں میں پائے جاتے تھے۔ کیونکہ حضرۃ مسیح موعود صاف طور پر ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ آپ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے وہی درجہ حاصل ہوا۔ جو کسی وقت مستقل نبی کو حاصل ہوتا تھا۔

مولوی محمد علی صاحب کو مبائعین کے پیچھے نماز پڑھنے کی مخالفت میں فتویٰ جاری کرنے کی بجائے ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے۔ کہ جس بنا پر انہوں نے فتویٰ جاری کیا ہے۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود نے کیا فرمایا ہے۔ چونکہ حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو حقیقی نبی بلحاظ کمالات نبوت قرار دیا ہے۔ اور اپنا وہی درجہ بتایا ہے۔ جو پہلے مستقل انبیاء کا درجہ تھا اس لئے نہ صرف یہ ظاہر ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کا فتویٰ بالکل لغو ہے۔ بلکہ یہ بھی ثابت ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں اور تقریروں کو نفسانی خیالات کے مقابلہ میں بڑی جرأت اور دلیری سے رد کر رہے ہیں۔ ٭

مولوی ثناء اللہ کا جھوٹ کو ہزارہا میں پھیلانا

ہم نے بتایا تھا کہ مولوی ثناء اللہ کا مذہب ہے کہ کوئی شخص جائز بدلہ لینے کی غرض سے دروغ۔ دھوکا۔ دغا۔ جعلسازی۔ بہتان۔ نفاق استعمال میں لا دے۔ تو کذاب نہیں ہوگا۔ اگر جھوٹ ایک دفعہ بولے اور ہزارہا میں پھیلا دے تو وہ کذاب نہیں ہوگا۔ بھلا جس شخص کا ایسا ناپاک اور مفسدانہ اور امن شکن عقیدہ ہو۔ اس کے نزدیک کوئی اخلاقی جرم کس طرح بُرا ہو سکتا ہے۔ اسی ناپاک خیال کے مطابق مولوی ثناء اللہ نہ صرف خود ہمارے متعلق آئے دن جھوٹی باتیں شایع کرتے رہتے ہیں۔ بلکہ اپنے نامہ نگاروں کے ایسے مضامین کو جن میں مندرجہ واقعات ان کے نزدیک بھی صریحاً غلط اور جھوٹ ہوتے ہیں۔ اور جن کو ہمارے متعلق کوئی معمولی باخبر شخص بھی ایک ذرہ وقعت دینے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ چھاپ دیتے ہیں۔

چنانچہ ۱۵۔ اکتوبر کے اہل حدیث میں ایک مضمون بعنوان "کرشن مورتی دفتر الفضل میں" شایع ہوا جس کی بسم اللہ" ہی جھوٹ سے کی گئی ہے۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ:

"خاکسار مع مولوی محمد یوسف و منشی عبد الرحیم ساکنان بھٹور دفتر الفضل قادیان میں گئے۔ اس اخبار کے ایڈیٹر میاں محمود خلف مرزا غلام احمد متنبی قادیان ہیں۔ بعد کچھ قیل و قال کے میری نظر جنوبی دیوار پر پڑی۔ تو دیکھا ایک بڑی تصویر تقریباً ہاتھی کے کان جتنے چوڑے کاغذ پر چسپان ہے دریافت کیا۔ کس کی تصویر ہے۔

نائب ایڈیٹر:۔ یہ فوٹو حضرت صاحب یعنی مرزا غلام احمد (کرشن قادیان) کا ہے۔ ساری دنیا میں اس جیسی کوئی تصویر نہیں۔"

مذکورہ بالا عبارت میں نامہ نگار نے تو نہ معلوم کیوں یہ جھوٹ بولا کہ الفضل کے ایڈیٹر "میاں محمود" ہیں۔ لیکن مولوی ثناء اللہ نے اسے صریح جھوٹ جانتے ہوئے شایع کر دیا۔ ہمارا اخبار ان کے پاس باقاعدہ جاتا ہے۔ اور اخبار پر ایڈیٹر اور نائب ایڈیٹر دونوں کے نام درج ہوتے ہیں۔ اس لئے ہو نہیں سکتا کہ مولوی ثناء اللہ کو ایڈیٹر الفضل کے متعلق صحیح علم نہ ہو اور وہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو ایڈیٹر سمجھتے ہوں۔ علاوہ ازیں انکی اپنی تحریروں سے اسبات کا ثبوت مل سکتا ہے۔ کہ وہ ایڈیٹر الفضل حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو نہیں سمجھتے۔ بلکہ کسی اور کو قرار دیتے ہیں۔ باوجود اس کے ان کا اپنے نامہ نگار کی غلط بیانی کو شایع کرنا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ بخیال خویش ہم سے جائز بدلہ لینے کے لئے جھوٹ کو بذریعہ اخبار ہزارہا میں پھیلانا اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ اور اسی لئے انہوں نے نامہ نگار کے جھوٹ کو شایع کیا ہے۔ حالانکہ ان دنوں جس شخص نے الفضل کا ایک پرچہ بھی دیکھا ہو۔ وہ معلوم کر سکتا ہے کہ الفضل کا ایڈیٹر "میاں محمود" ایدہ اللہ بنصرہ نہیں۔ بلکہ آپ کا ایک غلام ہے۔

دوسرا جھوٹ نامہ نگار نے یہ بولا ہے۔ کہ دفتر میں حضرت مرزا صاحب کی کوئی تصویر لگی ہوئی تھی۔ ایڈیٹر الفضل کے دفتر میں حضرت مسیح موعود کی کوئی تصویر چسپان نہیں ہے۔

تیسرا جھوٹ نامہ نگار نے یہ بولا ہے کہ نائب ایڈیٹر سے حضرت اقدس کی تصویر کے متعلق گفتگو ہوئی۔ جب الفضل کے دفتر میں تصویر ہی نہیں۔ تو اسپر کوئی گفتگو کیا چلتی۔ اور اس کی تعریف میں کوئی کیا کہتا۔

نامہ نگار مذکور نہ ہمارے دفتر میں آیا۔ اور نہ اس سے کوئی گفتگو ہوئی۔ معلوم ہوتا ہے۔ دفتر تشحیذ الاذہان میں گیا ہوگا جہاں الفضل کا مینجر آفس بھی ہے۔

اسی مضمون نگار نے اپنی علمیت اور قابلیت کے اظہار کے لئے اسی مضمون میں یہ اعتراض بھی کیا ہے کہ:۔

"کیا کسی حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حلیہ پہنچانے کے لئے تصویر اُتروانے کی اجازت تھی ہو۔ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فوٹو کھچوا کر بھیجا تھا جو مرزا صاحب کو اتباعاً یہ کام کرنا پڑتا"

معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہابیت انسان کو کوتاہ آستین بنانے کے ساتھ ہی کوتاہ دماغ بھی بنا دیتی ہے۔ کیا معترض کو اتنا بھی پتہ نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں فوٹوگراف ایجاد ہی نہیں ہوا تھا۔ اور جب یہ ایجاد ہی نہ ہوا تھا تو فوٹو کھچوا کر بھیجنے کے کیا معنے؟

جینیوں میں معافی کا دن

۷۔ اکتوبر کے اخبار آگرہ میں بعنوان

"معافی کا مقدس دن" ایک خط ایک جینی صاحب کا چھپا ہے خط کا موضوع یہ ہے کہ جینی مذہب کی تعلیم ہے کہ اس دن سال گذشتہ کے جملہ قصوروں اور غلطیوں۔ سخت کلامیوں وغیرہ کی جو دانستہ یا نادانستہ کی گئی ہوں۔ معافی مانگ لینی چاہیئے۔ اسی اصول کے مطابق جینی صاحب نے سب دوستوں آشناؤں سے معافی طلب کی ہے۔ اسپر ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں:۔

"اس فرقہ کے متعلق یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ انسانی ہمدردی اور اصلاح نفس کی اعلیٰ ترین سپرٹ اس فرقہ میں موجود ہے۔"

ہم اس رُوح کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور معافی کے اصل کو اچھا سمجھتے ہیں۔ لیکن ایک سال کے بعد قصور معاف کرانے کو اعلیٰ ترین اصل قرار نہیں دے سکتے۔ نہ اسکو اپنے لئے قابل تقلید سمجھ سکتے ہیں۔ کیونکہ اسلام ہر ایک مسلمان کو اسبارے میں جو تعلیم دیتا ہے وہ بہت اعلیٰ ہے چنانچہ اسلام یہ نہیں کہتا کہ ایک سال کے بعد ایک خاص دن آپس کی ناراضی دُور کرنے اور آپس میں صلح کرنے کا انتظار کرو۔ بلکہ وہ کہتا ہے کہ ہر ایک مومن کا فرض ہے کہ اگر وہ کسی وجہ سے کسی بھائی سے ناخوش اور رنجیدہ ہو جائے تو اس کی اس حالت پر تین دن سے زیادہ نہیں گذرنے چاہئیں۔ اور فرض ہونا چاہیئے۔ کہ تیسرے دن اپنے بھائی سے اپنے قصور معاف کرالے۔ اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ صلح کریں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ سال کے بعد قصور معاف کرانا بھی اچھی بات ہے۔ مگر تیسرے دن قصور معاف کرانے کے مقابلہ میں اس کی کچھ حقیقت نہیں۔ اس لئے اسلام کی اس تعلیم کے مقابلہ میں سال کے بعد معافی لینے کو اعلیٰ ترین معیار ہمدردی اور اصلاح نہیں کہا جا سکتا۔

افسوس! مسلمانوں نے جہاں اسلام کے دیگر احکام کو فراموش کر دیا ہے۔ وہاں اس پُر حکمت ارشاد کو بھی پس پشت ڈال دیا ہے۔ حالانکہ یہ ایسا مفید حکم ہے کہ اسپر عمل کرنے سے نہ صرف کسی قوم میں کوئی ضعف کی علامت ظاہر نہیں ہو سکتی ہے بلکہ اس کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا ہے۔

احمدیت اور حکومت

اذ قال اللہ یٰعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ ثم الی مرجعکم فاحکم بینکم فیما کنتم فیہ تختلفون۔

ترجمہ:۔ جب اللہ تعالےٰ نے عیسےٰ سے کہا کہ میں ہی تجھے مارنے والا ہوں۔ اور اپنی طرف اُٹھانیوالا ہوں۔ اور کافروں سے تجھے پاک کرنے والا ہوں۔ اور تیرے متبعین کو تیرے منکروں پر قیامت کے دن تک غالب رکھوں گا۔ پھر تمہارا لوٹنا ہماری ہی طرف ہوگا۔ پس میں تمہارے درمیان ان باتوں کے بارے میں فیصلہ کرونگا جن میں تمہیں اختلاف ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے عیسےٰ علیہ السلام سے چار وعدے کئے ہیں۔ اول یہ کہ تیری رُوح میں قبض کرونگا دوم۔ تمہارا رفع میری طرف ہوگا۔ یعنی تم ہمارے مقربین میں سے ہوگے۔ اور جیسا کہ یہودی سمجھتے ہیں کہ جو کاٹھ یعنی صلیب پر مارا جائے۔ وہ لعنتی ہوتا ہے اور اس کا رفع نہیں ہوتا۔ ان کا یہ زعم باطل ہے۔ سوم۔ یہود مردود جو ناپاک الزامات تم پر لگاتے ہیں۔ ان سے تمہیں بری کیا جائے گا۔ چہارم۔ تمہارے متبعین کو تمہارے منکروں پر قیامت تک غلبہ دوں گا۔ یہ چاروں وعدے اللہ تعالےٰ نے پورے کر دئے۔ کیونکہ مسیح علیہ السلام کی وفات یہودیوں کے ہاتھوں سے نہیں ہوئی۔ بلکہ وہ قدرتی موت سے فوت ہو کر کشمیر سری نگر میں مدفون ہیں جسنے دیکھنا ہو۔ وہ محلہ خانیار میں جاکر دیکھ لے۔ اور تحقیقات کر لے۔ اور چونکہ آپ صلیب پر فوت بھی نہیں ہوئے۔ اسلئے لعنتی موت سے بھی بچائے گئے۔ اور اب وہ ایک نبی مقربین الٰہی میں سے ہیں۔ پھر قرآن شریف نے ان تمام ناپاک الزامات سے پاک ٹھہرایا ہے۔ جو نابکار یہود ان کی پیدائش کے متعلق ان پر اور ان کی والدہ ماجدہ حضرت مریم پر لگاتے تھے۔ چوتھا وعدہ یہ تھا۔ کہ عیسیٰ کے ماننے والے ان کے نہ ماننے والوں پر ہمیشہ غالب رہینگے۔ چنانچہ جب سے مسیحیت کی نشر و اشاعت ہوئی ہے عیسائی اور مسلمان دونو قومیں مسیح کے منکروں یعنی یہود پر غالب رہی ہیں۔ اور اس وقت سے ایک بالشت بھر زمین بھی یہود کے قبضہ میں نہیں رہی۔ حالانکہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کی حکومت مشرق اور مغرب میں پھیلی ہوئی تھی۔ آج یہودیوں کی تہیدستی اس وعدے کو روزِ روشن کی طرح پُورا کر رہی ہے۔ غیر احمدی مسلمان پچھلے تین وعدوں کو تو مانتے ہیں کہ پُورے ہو گئے۔ مگر انکے نزدیک پہلا وعدہ ابھی تک پورا نہیں ہوا۔ خیر یہ انکی خوش فہمی کا ایک ثبوت ہے۔ جس سے ہمیں اسوقت سروکار نہیں۔ غرض یہ ہے کہ یہ چاروں وعدے اللہ تعالےٰ نے پُورے کر دئے۔ اور اگر اب یہود لاکھ سر پٹکیں۔ مگر وہ عیسائیوں اور مسلمانوں پر غالب نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے وعدے سچے ہو کر رہتے ہیں۔ اور کوئی ان کو ٹال نہیں سکتا۔ خواہ لوگ کتنا ہی زور لگائیں۔

یہی آیت انہی لفظوں کے ساتھ اب تیرہ سو سال کے بعد اللہ تعالےٰ نے مسیح ثانی یعنی مثیل مسیح پر نازل کی ہے۔ اور وہی چار وعدے جو مسیح اول کے ساتھ کئے گئے تھے۔ وہی مسیح ثانی کے ساتھ بھی کئے گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات مثیل یہود کے ہاتھ سے نہیں ہوئی۔ بلکہ آپ بھی موت سے فوت ہوئے ہیں۔ اسلئے آپ کا رفع الی اللہ ہونے میں بھی کوئی شک و شبہ نہیں ہو سکتا۔ اور آپ کی وفات پر اور آپکی بعض پیشگوئیوں پر جو الزامات لگائے گئے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو ایک ایک کر کے دُور کر دیا۔ کیونکہ اُس نے پہلے ہی وعدہ فرمایا تھا کہ ولا نبقی لک من المخزیات شیئا کہ ہم آپ کو ذلیل کرنیوالے تمام الزامات سے کچھ بھی باقی نہیں چھوڑینگے اور پھر ہمیں خدا تعالےٰ نے اپنے مسیح موعود کی معرفت وہ دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ عطا فرمائے ہیں۔ کہ انکی رُو سے ہم اور ہمارا مسیح ہمیشہ اپنے مخالفوں پر غالب رہتے ہیں۔ اور دشمن کو یارا نہیں کہ مقابل میں دم مارے اور جوں جوں زمانہ گذرتا جائیگا۔ اور ہمارے مقاصد کی اشاعت ہوگی۔ توں توں دنیا دیکھیگی۔ کہ ہم ہر میدان میں دشمن کو للکارتے رہینگے۔

یہاں سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ مسیح اول کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا۔ کہ ظاہری رنگ میں غلبہ ہوگا۔ یعنی حکومت ملیگی۔ اور یہود اپنی سلطنت کھو بیٹھیں گے۔ اور اگر حاصل کرینگے۔ تو صرف جناب مسیح پر ایمان لانے کے ذریعہ سے۔ اور یہاں مسیح ثانی کے بارے میں تم دلائل اور براہین سے غلبے کا ذکر کرتے ہو۔ کیوں ظاہری رنگ میں بھی مسیح موعود اپنے منکروں پر غالب نہیں آئے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ایسا اعتراض کرنیوالے کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ مسیح اول کے ساتھ غلبۂ حکومت کا وعدہ کس وقت جاکر پُورا ہوا تھا۔ آیا مسیح یا ان کے حواریوں کے زمانے میں یا اس کے بھی کہیں بعد جاکر۔ اگر مسیح علیہ السلام کو ان کی زندگی میں ہی حکومت مل گئی تھی۔ تو اعتراض بجا اور درست ہے لیکن اگر یہ نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو ہم پر اعتراض کرنے میں کیوں جلدبازی سے کام لیا جاتا ہے۔ جب وعدے کا وقت آئیگا۔ پُورا ہو جائے گا۔ ظاہری حکومت بھی اللہ تعالیٰ دیدیگا۔ پس چاہیئے۔ کہ صبر سے کام لیا جائے۔ اور انتظار کیا جائے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالےٰ مسیح موعود کے پیروؤں کو ظاہری شان و شوکت بھی دیگا۔ اور ان میں ایسے بھی ہونگے۔ جو بادشاہ کہلائینگے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ حضرت مسیح کو بذریعہ الہام خبر دے چکا ہے۔ کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے" اور حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

"مجھے بڑی کشف صحیح سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ملوک بھی اس سلسلہ میں داخل ہونگے۔ یہاں تک کہ وہ ملوک مجھے دکھائے بھی گئے ہیں۔ وہ گھوڑوں پر سوار تھے۔ اور یہ بھی اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ میں تجھے یہاں تک برکت دوں گا۔ کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے۔ اللہ تعالیٰ ایک زمانہ کے بعد ہماری جماعت میں ایسے لوگوں کو داخل کریگا۔ اور پھر اُن کے ساتھ ایک دنیا اس طرف رجوع کریگی۔"

(الحکم ۳۱ر جولائی سنہ ۱۹۰۶ء)

پس ہم انتظار کر رہے ہیں۔ اور یقین جانتے ہیں کہ ضرور بالضرور ایسے بادشاہ پیدا ہونگے۔ جو آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے۔ اور آپ کے آستانے پر جبہ سائی کرنا اپنے لئے باعث فخر خیال کرینگے۔ ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ بھی پورا ہو۔ کیونکہ وہ صادق القول ہے۔ اور ہمیشہ اپنے وعدوں کو پورا کرتا ہے ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا اسے ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

پس جب اس تیقن سے ہمارے دل معمور ہیں۔ اور حالات ہمارے موافق ہیں۔ اور خدا کے وعدے ہمارے ساتھ ہیں۔ اور اس کے دوسرے وعدے ہم آئے دن اپنی آنکھوں سے پورے ہوتے دیکھتے ہیں۔ تو ہم نہایت اطمینان قلب سے اپنے اصل کام میں مشغول ہیں۔ یعنی مسیح موعود کے ذریعہ سے اسلام کا حقیقی چہرہ لوگوں کو دکھا رہے ہیں۔ اور ہمارا دل اس آہ و بکا اور شور و غوغا سے ذرا نہیں گھبراتا۔ جو غیر احمدی علماء اور ان کے شعراء آئے دن اپنی نظموں اور تقریروں اور تحریروں سے ظاہر کرتے ہیں۔ خدا نے ہمارے دشمنوں کی قسمت میں رنج و الم اور غصہ اور ملال رکھ دیا ہے۔ اور ہمارے چہرے اپنی بشارتوں سے بشر کر دئے ہیں ؎

انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

(ماسٹر) علی محمد (بی اے۔ بی ٹی)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی نظم

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظم احمدی نوجوانوں کو پیغام کے متعلق جو طلباء ہائی سکول و مدرسہ احمدیہ کے جلسہ میں پڑھی گئی تھی۔ احباب دریافت کر رہے ہیں کہ الفضل میں کیوں شایع نہیں ہوئی۔ ان کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی منشاء کے ماتحت الگ شایع ہوگی۔

(ایڈیٹر)

ایک غیر احمدی مولوی کا دیدہ و دانستہ قرآن پاک میں تحریف کرنا

مخبر صادق آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے یہ الفاظ علماء ھم شر من تحت ادیم السماء کیسے صداقت سے پُر تھے کہ جن کی سچائی تیرہ سو برس بعد آج ہم اس زمانہ کے علماء سوء کی حالت میں مشاہدہ کر رہے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ کیسے نفرت انگیز اور راستی سے دُور طریقوں سے یہ اباء و استکبار اور دعویٰ انانیت کے پتلے اس اللہ کے نور کو جو حضرت مسیح موعود کے ذریعہ دنیا پر نازل ہوا۔ اپنے مونہوں سے بجھانے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ اور نہیں سوچتے کہ خدائی وعدہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ان کے اس عنکبوتی پردہ سے کب رک سکتا ہے۔ وہ پورا ہوا۔ اور پورا ہوگا۔ لوگ مغرب و مشرق سے اکتساب فیض کے لئے آ رہے ہیں اور آتے رہینگے۔ اور تشنہ کامان ہدایت اس محمدی چشمہ سے احمدی جام کے ذریعہ اپنی اپنی پیاس بجھا کر سیراب ہونگے۔ مگر اے خدائی فوجدارو! تم جو بقول مسیح ناصری "یہ آسمان کی بادشاہت لوگوں پر بند کرتے ہو۔ کیونکہ نہ تو آپ داخل ہوتے ہو اور نہ داخل ہونیوالوں کو داخل ہونے دیتے ہو" تمہاری قسمت میں صرف اسی طرح آسمان کی طرف ٹکٹکی لگائے رکھنا اور محرومی کی زندگی بسر کرنا لکھا ہے۔ کیونکہ تم نے دروازہ پر بہنے والے رُوحانی دریا سے خود مُنہ پھیر لیا۔ اور خدا کی اس نعمت کی قدر نہ کی۔ جو اس نے اپنی شفقت سے عین ضرورت پر نازل کی۔ تمہارے زوال نور قلب اور فقدان صلاحیت کا ہی یہ نتیجہ ہے۔ کہ نہ تو تم کو خدائی کلام کی آیتوں کے اُلٹ پلٹ میں کچھ باک ہے۔ اور ارشاد نبوی کی کچھ پرواہ۔ اس کا انجام کچھ بھی ہو۔ مگر تم نے تو صرف ناواقفوں پر اپنا مصنوعی تقدس اور علمیت ظاہر کر کے ان کو اپنے چنگل میں پھنسائے رکھنا ہی قبلہ مقصود ٹھہرا رکھا ہے۔ مگر وہ سعید الفطرت جو جانتے ہیں کہ روشنی اور تاریکی میں امتیاز کرنا ایک مسلم کا فرض عین ہے اور اس صلاحیت کی برکت سے وہ اپنے میں اس مورمن اللہ کے دامن سے وابستگی کے لئے ایک کشش محسوس کرنے لگے ہیں۔ مولوی جی سیر آ بیٹھے ؎ اب تمہاری جگہ کہاں دل میں۔ تمہارے دام میں کب پھنستے ہیں

بتاریخ ۲۲ ستمبر ۱۹۲۰ء کو اتفاق سے غیر احمدیوں کے ایک عالم مولوی محمد موسیٰ صاحب کانپوری قصبہ راٹھ سے واپس ہوتے ہوئے مسکرا تشریف لائے۔ اور یہاں کے رئیس و سوداگر منشی عبدالواحد صاحب اور ان کے برادر اصغر عزیزم محمد شفیع سے (جو خدا کے فضل سے اپنی سعید الفطرتی کے باعث مذکورہ صفات سے متصف ہیں۔ اور جن کے متعلق اُمید ہے کہ عنقریب اللہ تعالیٰ ان کی راہ سے وہ رکاوٹیں دور کر دیگا۔ جو اظہار حق میں قدرے حائل ہیں۔ آمین) سلسلہ عالیہ کے متعلق حسب عادت بے بنیاد الزامات بیان کر کے ان کو نصیحت کرنے لگے۔ کہ احمدیوں کی گفتگو پر کبھی توجہ نہ دینا چاہیئے۔ احباب مذکور نے جو اس موقعہ کے متلاشی تھے کہا۔ مولانا! آپ ہماری خوش نصیبی سے تشریف لائے ہیں۔ ایک روز کے لئے قیام کریں۔ اور ہمارے سامنے ماسٹر نذیر محمد خان احمدی سے حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کے متعلق جن کی تصدیق میں (ان کے بیان پر) ہمیں سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ ضرور گفتگو کریں۔ تاکہ ہمارے شکوک رفع ہوں۔ مگر انہوں نے چند عذرات جو تفاخر اور تعلی سے پُر تھے۔ بیان کر کے ان کی یہ استدعا قبول نہ کی۔ اور بڑے فخر سے بولے کہ جب میرے سامنے کانپور اور سودہا میں ان کے علماء بھی (مُراد حافظ روشن علی صاحب قبلہ اور چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم اے سے جو گذشتہ سے پیوستہ سال خاکسار کی تحریک پر سودہا تشریف لائے تھے۔ اور اس وقت ان غیر احمدی علماء نے نہ صرف مناظرہ سے ہی بالکل انکار کر دیا تھا۔ بلکہ ہر طرح کے مکر سے کام لے کر لوگوں کو ہمارے جلسہ میں شریک ہونے سے روک دیا تھا۔ اور عین جلسہ کے اوقات میں اپنے یہاں میلاد شریف کی مجلس منعقد کرا دی تھی۔ تا لوگ اس لالچ سے ہمارے جلسہ میں نہ آویں) نہیں ٹھہر سکے۔ تو یہ ایک غیر عالم شخص (خاکسار) کی کیا حقیقت ہے۔ اسی اثناء میں خاکسار بھی وہاں پہنچ گیا۔ اور جب جلد ہی مولوی محمد موسیٰ صاحب کو معلوم ہو گیا۔ کہ اب تو یہ بیالہ پئے بغیر نہیں ٹل سکتی۔ تو لگے حضرت مسیح موعود پر مریدین کے چندہ سے اپنا گھر بھر لینے کا لغو اور حیا سوز الزام لگانے۔ مگر ان کا یہ ہوائی قلعہ اس خادم مسیح کی دو ہی پھونکوں میں دھڑام سے گر گیا۔ اس پر

لوگوں کو بہکانے کے لئے نہایت جوش سے فرمانے لگے کہ مرزا صاحب نے تو نبوت کا دعویٰ کیا ہے وہ ان کے پیغمبر ہیں۔ مینے عرض کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود کو تو خدا اور رسول نے نبی فرمایا ہے۔ اور آپ بھی تو آنے والے مسیح کو نبی مانتے ہیں۔ مولوی صاحب کہنے لگے کہ بعد از محمد مصطفےٰ کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ مگر جب میں نے آیت خاتم النبیین کے صحیح معنی بیان کر کے باب نبوت کے بند ہو جانے کے خیال کی تردید کی۔ تو خوف خدا کی پرواہ نہ کرتے ہوئے صرف اپنی بات کی طرفداری میں مولوی صاحب نے یہاں تک جرأت سے کام لیا کہ بڑے فخر اور جوش سے بولے "خاتم النبیین" "خ" کی زیر سے قرآن میں ہے اور "خ" کی زبر سے خاتَم النبیین کے معنی کہیں نبیوں کی مُہر کے نہیں ہیں۔ اور اگر آپ ایسا ثابت کر دیں۔ تو میں دس روپیہ انعام دوں گا۔ مجھو ان کی اس تحریف قرآنی میں دلیری پر سخت حیرت ہوئی۔ اور فلما زاغوا ازاغ اللہ قلوبہم کا منظر آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ لیکن جوں ہی احباب مذکور نے شاہ عبد القادر صاحب کے ترجمۃ القرآن سے سورہ احزاب کا پانچواں رکوع نکالا۔ جسمیں خدا کے فضل سے علاوہ خ کی زبر کے خاتَم کا ترجمہ مُہر ہی تحریر تھا۔ تو حضرت کے ہاتھ پیر ڈھیلے پڑ گئے۔ میں نے قرآن مجید ملاحظہ کرنے کو کہا تو وضو شکست ہو جانے کے حیلہ سے دیکھنے سے انکار کر دیا۔ حالانکہ ذرہ دیر پہلے اپنی ایک بات کی تائید کے لئے نہایت بے تکلفی سے خود قرآن پاک کی ورق گردانی کرتے رہے۔ اور میرے اصرار پر بھی اب مولوی صاحب کو ضرورت وضو محسوس نہ ہوئی۔ تُف ہے۔ ان لوگوں کے اس دعویٰ تقویٰ اور ایمان پر۔ کیا اسی برتے پر انہوں نے اس مقدس الٰہی سلسلہ کی مخالفت کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

ان کے اصرار غلط بیانی کی اس پردہ دری پر جو خجالت حضرت کو ہوئی۔ اس کا بخوبی اندازہ تو ان کے قلب مضطرب کو ہی ہوا ہوگا۔ مگر ان کے ہم خیال ناظرین پر بھی ان کی مرعوب از حق آواز۔ اور چہرہ کے عرق ندامت نے ان کی اس سوء حالی کو بخوبی منکشف کر دیا کہ جو ان کی اِدھر اُدھر کی بے تکی تاویل اور خاکسار کے پُر اصرار تقاضاء انعام ہو گی اور بالبداہت لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ کلام خدا پر بے حیا

تصرف اور تحریف کرنیوالا شخص کہاں سے کہاں پہنچ جاتا ہے اور مامور من اللہ کی مخالفت کی بدولت ان مدعیان علم کے فہم و ذکا حق کے مقابلہ میں کس طرح سلب ہو جاتے ہیں۔

احمدی علماء کو اپنے مقابلہ سے بھگا دینے کی فرضی ڈینگ کا جو ناواقفوں کے سامنے ہانک چکے تھے۔ پردہ فاش کرنے کے لئے یہ واقعہ ہی کافی تھا۔ جو حضرت مسیح موعود کے ایک ناچیز خادم کے سامنے حاضرین نے مشاہدہ کر لیا۔ مگر وفات عیسیٰ کے متعلق فلما توفیتنی کی بحث میں تو ان کی تعلّی کا بالکل تار و پود ٹوٹ گیا۔ چنانچہ ایک دلیل بھی مولانا ایسی نہ بیان کر سکے کہ جس سے ثابت ہو سکتا۔ کہ بجز وفات کے اس جگہ توفیتنی کے کچھ اور معنی ہیں۔ ہاں بقولیکہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بار بار یہی کہکر کہ یہ سوال قیامت کو ہوگا۔ اپنے عجیب ندامت انگیز شور سے بچوں کو ہنسنے کا موقع دیتے رہے۔ میں نے عرض کیا کہ مولانا۔ مان لیا کہ سوال قیامت کو ہی ہوگا۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جواب کا مفہوم تو صاف ظاہر کر رہا ہے کہ عیسائی ان کی وفات کے بعد بگڑے۔ اور مسیح کو خدائی کا درجہ دیا۔ اور چونکہ ایسا واقع ہو چکا ہے۔ اس لئے وفات عیسیٰ ثابت ہے۔ مگر مولوی صاحب مُرغ کی ایک ٹانگ کب چھوڑنے والے تھے۔ ان یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلا کے زمرہ سے نکل سکتے۔ لیکن چونکہ احباب مذکور نیز سلسلہ احمدیہ سے دلچسپی لینے والے اصحاب کی خاکسار کی اس گفتگو سے بخوبی تسکین ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعووں کی صداقت اظہر من الشمس ہو چکی تھی۔ اس لئے مولوی صاحب کی اس ضد اور اصرار کے ہم مشکور ہیں۔ کیونکہ ان کا یہ طرز بھی جو حق کے مقابلہ میں انھوں نے اختیار کئے رکھا۔ ایک گونہ اس مامور الٰہی کا تائیدی گواہ ثابت ہوا۔ بے شک ع

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

خاکسار

نذیر محمد خان احمدی۔ ہیڈ ماسٹر مڈل سکول مسکرا
ضلع ہمیر پور (بندیلکھنڈ)

امریکہ میں ایک مسلم مبلغ

امریکہ کے ایک مشہور روزانہ اخبار Evening Sun نے جو کئی لاکھ کی تعداد میں نیویارک سے شائع ہوتا ہے۔ جناب مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق اپنے ۱۳ اگست ۱۹۳۰ء کے پرچہ میں ایک مضمون شائع کیا ہے جس کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

پروفیسر محمد صادق نے میڈیسن ایونیو میں اسلامی مشن قائم کیا ہے۔ اور تین آدمی مسلمان کئے ہیں۔ پروفیسر مفتی محمد صادق جنہوں نے پہلا اسلامی مشن ممالک متحدہ امریکہ میں بمقام میڈیسن ایونیو قائم کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ امریکہ سپرٹ میں مسلمان ہو رہا ہے۔ انہیں امید ہے۔ کہ بھولی بھٹکی مغربی دنیا اسلامی روشنی سے منور ہو کر سردار انبیاء کے حلقہ بگوشوں میں داخل ہو جائیگی۔ امریکہ میں داخل ہونے کے وقت کی اپنی رکاوٹ کو وہ ایک اُمید افزا نشان خیال کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم (اہل امریکہ) اس ترقی کے راستے کو اختیار کرنے میں مسلمانوں سے تیرہ سو سال پیچھے ہیں۔ مگر جس بات پر وہ زور دیتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ ہم نے اس راستے کو اختیار کر لیا ہے اور اس طرح عرب کے نبی اعظم کی تعلیم سے موافقت ظاہر کی ہے۔

امریکہ میں مسئلہ طلاق کے متعلق زیادہ آزادی کو وہ مشرقی روشنی کی ترقی یافتہ کشادہ دلی کی طرف ہمارا ایک قدم اُٹھانا خیال کرتے ہیں۔ اور یہ کہ دفاعی جنگ سے ظاہر ہے کہ ہم نے یسوع کی بُردباری کی تعلیم کو ترک کر کے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پسند کردہ طرز جنگ کو اختیار کر لیا ہے۔

اسلامی تعلیم کو انگریزی بولنے والے ممالک میں پھیلانے کے لئے ہندوستان کے مسلمانوں کی ایک کمیٹی جس کے وہ خود بھی ممبر ہیں۔ قرآن کا ترجمہ کر رہی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ موجودہ انگریزی ترجمے دیگر اقوام اور مذاہب والوں کے جس میں اکثر عیسائی ہیں کئے ہوئے ہیں۔ ان میں بہت تعصب اور رنگ آمیزی سے کام لیا گیا ہے۔

وہ (مفتی صاحب) ایک اصلاح یافتہ مسلمان ہیں

پروفیسر صادق اپنے

آپ کو ایک اصلاح یافتہ مسلمان کہتے ہیں۔ جس کا مطلب ہے۔ کہ انہوں نے احمدؑ قادیانی نبی آخر الزمان کو جن کی تعلیم کچھ مختلف ہے۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ اور خدا سے اطلاع پاکر بتلانے والا قبول کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے خیال کے مطابق حضرت احمدؑ قادیانی کی جن کا وصال سنہ ۱۹۰۶ء میں ہوا۔ سب سے بڑے شارع حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے وہی نسبت ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت صلعم سے کم درجے کے شارع حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شارح حضرت احمدؑ قادیانی ان کے (حضرت صلی اللہ علیہ وسلم) چودہ سو سال بعد آئے۔ جیسا کہ حضرت موسےٰ کے شارح حضرت یسوع اتنا ہی عرصہ بعد مبعوث ہوئے۔ گویا کہ اسلامی تاریخ کے مطابق حضرت عیسےٰ حضرت موسیٰ کی تعلیم کی تشریح اور اس کو تازہ کرنے کے لئے آئے۔ اور حضرت موسیٰ کو جن کا درجہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے درجے سے کم خیال کیا جاتا ہے۔ حضرت یسوع مسیح پر فوقیت دی جاتی ہے۔

اصلاح یافتہ مسلمان (مفتی صاحب) پرانے خیالات کے متعصب مسلمانوں سے اختلاف رکھتے ہیں۔ خاصکر جہاد کے غلط عقیدہ کو انھوں نے ترک کر دیا ہے۔ وہ لوگوں کو اپنی ملت میں داخل کرنے کے لئے نشانات کے ظاہر ہونے کو ہی کافی اور مناسب ذریعہ خیال کرتے ہیں۔ ایسا ایک نشان سنہ ۱۹۰۲ء میں احمد علیہ السلام کے اپنے گاؤں میں ظاہر ہوا۔

طاعون کی پیشگوئی

جب طاعون سے ہندوستان میں تباہی و بربادی ہو رہی تھی احمد علیہ السلام نے پیش گوئی کی۔ کہ اس وبا کا اثر ان کی جماعت احمدیہ پر نہ ہوگا۔ حالانکہ اسی میں ان کے مریدین کے ساتھ بہت سے منکرین بھی رہتے ہیں۔ گاؤں فی الواقعہ اس سال وبا سے بالکل محفوظ رہا۔ ناشکر گذار منکرین نے اعلان کیا کہ گاؤں تو ان کی خاطر وبا سے خاص طور پر محفوظ رہا نہ کہ احمدؑ کی وجہ سے۔ احمدؑ نے پھر پیشگوئی کی۔ کہ آئندہ سال موسم گرما میں منکرین میں وبا پھوٹیگی۔ اور ان کے مریدین محفوظ رہینگے۔ جیسا کہ پروفیسر صادق بیان کرتے ہیں۔ ایسا ہی وقوع میں آیا۔

اسکے علاوہ احمدؑ نے پرانے خیالات میں موجودہ زمانے کے مطابق عورت و مرد کی مساوات کی تعلیم دیکر اصلاح کی۔ اور انھوں نے (احمد علیہ السلام) موجودہ دنیاوی حکومت کی اطاعت کی تعلیم دے کر اپنے آپ کو برٹش گورنمنٹ کے افسروں میں ہر دلعزیز بنالیا۔

پروفیسر صادق کا بہت دلچسپ تبلیغی زمانہ گذشتہ تین سالوں سے انگلستان میں شروع ہوا۔ وہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ تین سال میں انھوں نے دو سو اشخاص داخل اسلام کئے۔ اور وہاں ایک مستقل مشن قائم کر دیا ہے وہ اپنے نام کے ساتھ کئی ایک لمبی جگہ پر حروف لکھتے ہیں جس سے ظاہر ہے۔ کہ وہ بیچلر آف فاسیلا لوجی آف دی کالج آف کرومیٹک۔ فیلو آف دی کالج آف فزیالوجی۔ ممبر آف دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی وغیرہ وغیرہ ڈگریاں حاصل کئے ہوئے ہیں۔

پروفیسر صادق عربی۔ عبرانی۔ ہندوستانی۔ پنجابی فارسی۔ اسپیرنٹو۔ انگریزی زبانیں صاف طور پر بولتے ہیں۔

وہ کہتے ہیں کہ جب وہ اس ملک میں پہونچے۔ تو انہیں محکمہ داخلہ کے افسروں نے فلیڈلفیا میں کئی ہفتے روکے رکھا۔ جس مکان میں رکھے گئے۔ (ڈیٹینشن ہوس) اس میں انھوں نے پندرہ اشخاص داخل اسلام کئے۔ اسی شہر میں تین مہینے کی کوشش کے بعد تیس ۳۰ آدمیوں نے جنمیں سے ایک تہائی امریکن ہیں۔ اسلام قبول کر لیا ہے۔ (دی ایوینگ سن ۱۳ اگست سنہ ۱۹۲۰ء)

بغداد و بصرہ کے احباب کو اطلاع

بغداد و بصرہ وغیرہ علاقجات کے جسقدر خطوط ہمارے پاس آتے ہیں۔ انہیں ڈاکخانہ قادیان میں بیرنگ کر دیا جاتا ہے۔ اور فی خط ۳ محصول چارج کیا جاتا ہے احباب یا تو آئندہ بغیر ٹکٹ کے خطوط نہ بھیجیں یا اپنے خطوط پر فیلڈ سروس کی مُہر لگوایا لیا کریں۔ تاکہ بیرنگ نہ کئے جائیں۔

ایڈیٹر

الفضل کی قیمت سات روپے سالانہ

معزز ناظرین الفضل سے یہ امر مخفی نہیں کہ گرانی بیحد ہے۔ جس کا اثر تمام سامان طباعت پر پڑ رہا ہے اب تک تو ہم نے جس طرح بھی بن پڑا۔ اخراجات چلائے ہیں۔ لیکن آئندہ کے لئے سخت دشوار ہے کہ چھ روپے سالانہ پر الفضل دیا جائے۔ کیونکہ موجودہ خریداروں کا جس قدر چندہ اس حساب سے وصول ہوگا وہ اخراجات سالانہ کے لئے باوجود سخت کفایت کے کافی نہیں۔ البتہ ایک ہزار خریدار مزید الفضل کو ملجائے۔ تو پھر کچھ اُمید ہو سکتی ہے۔ اسلئے مجبوراً اسوقت تک کہ خریداران الفضل کی تعداد میں ایک ہزار کا اضافہ ہوجائے یا موجودہ گرانی دور ہو الفضل کی قیمت سالانہ سات روپے قرار پائی ہے۔ اس پر عملدرآمد یکم نومبر سنہ ۱۹۲۰ء سے ہوگا۔ اس سے پہلے جو صاحب خریدار ہونگے یا ہو چکے ہیں ان کی پچھلی قیمت انکی چھ روپے سالانہ کے حساب سے ہی محسوب ہوگی۔ مگر جب پچھلی قیمت ختم ہو جائیگی یا جن کی خریداری کی درخواست یکم نومبر کو پہونچیگی۔ ان سب کو الفضل سات روپے سالانہ کے حساب ملیگا۔ اور ہندوستان سے باہر آٹھ روپے لئے جائینگے۔ جو صاحب رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ یکم نومبر سے پہلے پہلے خریدار ہو جائیں۔

مینیجر الفضل قادیان

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

نئے سال کا استقبال

تازہ کتب جو حال میں چھپ کر طیار ہیں

تصدیق النبی

ایک عیسائی کے تین سوالوں کے جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک نہایت ہی لطیف اور دلچسپ پُر معارف مضمون ہے۔ جو قریباً تیس سال پہلے غیر احمدیوں کی طرف سے شایع ہوا تھا۔ مگر اس سے ہماری قریباً تمام جماعت ناواقف ہے۔ اسکو الگ طور پر چھپوایا گیا ہے قیمت ۵/

پیغام احمد

حضرت اقدس کا ۱۹۰۴ء والا لیکچر جو لاہور میں کئی ہزار مجمع میں سُنایا گیا تھا۔ نہایت آب و تاب سے چھپوایا گیا ہے قیمت ۵/

چیلنج دربارہ امام الزمان

یہ مقبول کتاب بار ششم نہایت عمدہ کاغذ پر چھپوائی گئی ہے پہلے ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو چکی ہے۔ قیمت ۳/

بحر العرفان

کون احمدی ہے۔ جس کو دعاؤں کی قبولیت کے حصول کی تڑپ ہو دینی و دنیاوی ترقیات اور فلاح۔ اگر ہمارے پاس کوئی کاری حربہ ہے تو صرف دعا ہے۔ اور اسی پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام زور دیتے رہے اس کے متعلق حضرت اقدس کی نہایت ہی پُر معارف تین تقریریں نہایت خوبصورت کر کے چھپوائی گئی ہیں۔ مضمون اس قابل ہے کہ ہمارے بھائی بہنوں اور بچوں کو ہر وقت ورد زبان کر لینا چاہیئے۔ قیمت ۶/

چشمہ توحید

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی وہ پُر معارف تقریر جو ۱۹۰۶ء کے سالانہ جلسہ پر ہوئی۔ قیمت ۲/

رہنمائے خاتون

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ دلچسپ مضمون ہیں۔ جنمیں عورتوں کو وعظ کیا گیا ہے۔ قیمت ۲/

احمدی حمائل شریف مترجم

اس کی اب تھوڑی تعداد باقی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان کردہ تمام تفسیر یکجا مرتب کی جارہی ہے۔ اس کے لئے اس کا پاس ہونا نہایت ضروری ہے۔ علاوہ ازیں اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اس کی خوبیوں کو ملحوظ رکھ کر احباب کو خاص طور پر تاکید فرمائی تھی۔ کہ اس کو ضرور خریدنا چاہیئے۔ مجلد کی قیمت للعہ/

علاوہ ازیں سلسلہ احمدیہ کی کل کتب کے ملنے کا پتہ

سلاجیت خالص

بھی کشمیر سے آگئی ہے جن احباب کو ضرورت ہو۔ پتہ ذیل سے منگوا لیں قیمت ۸/ فی تولہ۔

کتاب گھر قادیان

اشتہار

اپنے بھائیوں کے آرام و آسایش کی غرض سے میں نے یہ خدمت اپنے سر لی ہے۔ کہ انہیں ان کی ضرورت کے مطابق ہر قسم کا چرمی سامان مثل بوٹ۔ شوز۔ زین ساز۔ بیگ و نیز دیگر اشیاء بہم پہنچاؤں۔ لہٰذا میں اپنے بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ انہیں جس چیز کی ضرورت ہو۔ بلا تکلف مجھے مطلع فرمائیں اور فرمایش کے ہمراہ کم از کم چوتھائی قیمت اشیاء بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ فرمایش اور منی آرڈر کی رسید فوراً دی جایگی۔ اور بہت جلد اشیاء مطلوبہ مضبوط اور بکفایت روانہ کی جائنگی۔ بوٹ اور شوز کی فرمایش کے ساتھ پیر کے صحیح ناپ کی اور فرمایش دہندہ کو اپنا پتہ معہ نام ریلوے اسٹیشن وغیرہ کی ضرورت ہے۔ تاکہ مال پہنچنے میں آسانی ہو۔

المشتہر

عبد الستار احمدی۔ پوروہ ہیرامن کان پور

مجربات امام فن طب

یعنی حضرت خلیفۃ المسیح اول مولانا نور الدین صاحب رض

حب اکسیر البدن۔ یہ گولیاں ہر قسم کی اعصابی کمزوری ضعف۔ درد کمر و زانو۔ وجع مفاصل وغیرہ کو دور کرتی ہیں۔ تازہ شہادت۔ میاں صفدر علی صاحب قادیان۔ میری عمر اسی سال کی ہے۔ مجھکو اکثر درد کمر و زانو رہا کرتا تھا۔ حب اکسیر البدن کے کھانے سے میں حلفاً کہتا ہوں کہ از حد فائدہ ہوا۔ قیمت خوراک دو ہفتہ ۱۲/ + **حب فضل** یہ نسخہ بہت قیمتی اجزا سے طیار کیا گیا ہے۔ مقوی اور بہت مجرب ہے۔ قیمت خوراک دو ہفتہ عہ/ + **روغن کبیر**۔ مقوی گردہ و مثانہ۔ ریت و سنگ گردہ و مثانہ کو توڑ کر نکال دیتا ہے۔ مجرب ہے۔ فی تولہ ۸/ + **سرمہ نور نظر**۔ جالا۔ پھولا دُھند۔ پڑوال۔ سُرخی چشم۔ ابتدا نزول الما۔ ضعف بصر کیلئے اکسیر ہے تولہ ۳/ **اکسیر بواسیر خونی**۔ بواسیر خونی کے دُور کرنے میں یہ گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ دو چار ہی دن کے استعمال سے خون بند ہو جاتا ہے اور مسوں کی شدید تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ سالہا سال کا تجربہ ہے۔ قیمت عہ/

ملنے کا پتہ:۔ سید حسن شاہ محمد حسین دواخانہ احمدیہ قادیان گورداسپور۔

قادیان احمدیہ گائڈ

دوسرا نام

قادیان کے حالات

الحمد للہ میں نے اب اس کتاب کو مکمل کر لیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد چھپیگی دوستوں کی آگاہی کے لئے اسمیں کیا مضمون ہونگے۔ مختصراً حسب ذیل لکھتا ہوں۔ قادیان۔ ریلوے اسٹیشن۔ منارۃ المسیح۔ تعلیم الاسلام سکول۔ مدرسہ احمدیہ۔ مدرسۃ البنات۔ صدر انجمن احمدیہ۔ بہشتی مقبرہ۔ محکمہ نظارت۔ مساجد قادیان۔ مہمانخانہ۔ لنگر خانہ۔ دار السلام۔ دار الفضل۔ دار العلوم۔ دار الرحمت۔ ڈاکخانہ قادیان۔ باغ حضرت صاحب۔ نیا قبرستان۔ دار الضعفاء۔ علماء قادیان۔ مبلغین قادیان۔ نو مسلمان قادیان۔ دفاتر قادیان۔ احمدیہ سٹور۔ یتیم خانہ۔ نور ہسپتال۔ مالکان مکانات۔ احمدی تاجران۔ اطبار قادیان۔ حفاظ قادیان۔ درس تدریس۔ اہلبیت۔ نسب نامہ حضرت مسیح موعود۔ احمدی جماعت کی فرض وغیرہ وغیرہ قریباً ۰۰ کے عنوان ہیں۔ انشاء اللہ نہایت کارآمد کتاب ہوگی۔ دوست درخواستیں ارسال فرمائیں اور تاجروں کے لئے بہت اچھا ہے۔ چونکہ زیادہ تعداد میں چھاپنے کا ارادہ ہے۔ اشتہارات ارسال فرمائیں۔ اجرت للعہ فی صفحہ

محمد یامین تاجر کتب قادیان

ہندوستان کی خبریں

ڈائر پر مقدمہ چل سکتا ہے الٰہ آباد - ۱۹ر اکتوبر - آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے انگلستان کے چند ماہرین قانون کے سامنے یہ معاملہ پیش کر کر کہا تھا کہ ظالم افسران پنجاب پر مقدمہ چل سکتا ہے یا نہیں - ان قانون دانوں نے رپورٹ کی ہے - کہ ڈائر پر چار سو آدمیوں کے قتل عمد کا مقدمہ چل سکتا ہے - دوسروں پر نہیں - مگر خرچ بہت آئیگا

مسٹر علی امام قوموں کی لیگ میں مسٹر علی امام پریزیڈنٹ انتظامی کونسل حیدرآباد یورپ جا رہے ہیں - جہاں وہ لیگ اقوام میں ہند کے قائم مقام ہونگے - حضور نظام نے ان کی جگہ فریڈوں جنگ کو مقرر کیا ہے -

مولویان پانی پت کو سزا رہتک - ۱۹ر اکتوبر - مسٹر دوار کا ناتھ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آج مولوی لقاء اللہ اور صوفی محمد اقبال ساکنان پانی پت کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا - جن پر ایک سو چوبیس الف اور ایکسو تریپن الف تعزیرات ہند کے ماتحت فرد جرم لگائی گئی تھی - دونوں کو اول الذکر دفعہ کے تحت ۵ سال کے لئے عبور دریائے شور اور مؤخر الذکر دفعہ کے ایک سال قید سخت کی سزا دی ہے دونوں سزائیں ایک ساتھ شروع ہونگی - مولوی لقاء اللہ نے حکم سننے کے بعد مجسٹریٹ کی طرف اپنی حفاظت کا خیال رکھنے کا اشارہ کیا ؛

مسٹر گاندھی اور لاہور کالجوں کے طلباء ۲۰ - اکتوبر کی صبح کو پنڈت رام بھجدت کی کوٹھی پر لاہور کے کالجوں کے طلباء حسب خواہش مسٹر گاندھی جمع ہوئے - مسٹر موصوف نے طلباء سے کہا کہ کالج چھوڑیں - کیونکہ موجودہ کالج غلامی کی زہریلی تعلیم دیتے ہیں - جو ملک کے لئے ہلاکت آفرین ہے - ایک سوال کے جواب میں کہا - کہ گو دیانند کالج ایڈ نہیں لیتا - مگر یونیورسٹی سے ملحق ہے - اسے بھی چھوڑنا چاہیئے - کیونکہ یہ بھی غلامی سے باہر نہیں - اس سوال کے جواب میں کہ طلباء کالج چھوڑ کر کیا کریں - مسٹر گاندھی نے کہا کہ کالج چھوڑ کر دماغ جب آزاد ہونگے - اس کا جواب خود ہی مل جائیگا - میڈیکل کالج اور دیگر صنعتی کالجوں کے متعلق آپ کی رائے ہے - کہ انہیں ابھی نہ چھوڑا جائے -

سنگی مورت کو پسینہ برہما سے ہمدم کو اطلاع ملی ہے کہ مقام پنیراود کے قریب بدھ کی ایک سنگی مورت کو پسینہ آتا ہے - اس کے دیکھنے کو بہت لوگ جا رہے ہیں ؛

اخبار دستور کی ضمانت ضبط اخبار دستور کے مالک کو بذریعہ پولیس ایک ہزار روپیہ کی ضمانت ضبط ہونے کی اطلاع ملی ہے۔

ایک یورپین سارجنٹ پر حملہ رنگون - ۱۹ر اکتوبر - رنگون پولیس کا ایک یورپین سارجنٹ مسمی میلون جب ایک جوشیلے مسلمان کو گرفتار کر رہا تھا تو مسلمان مذکور نے اس کو زخمی کر دیا ؛

خلافت کے ایک ایجیٹیٹر کو ایک سال کی قید مولوی محمد صدیق ممبر خلافت نواب شاہ سندھ کے مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا - مولوی صاحب سے ضمانت مانگی گئی - آپ نے انکار کیا - عدالت نے ایک سال قید محض کی سزا دی ؛

تلک سوسائیٹی بمبئی مسٹر تلک کے احباب نے تلک کی یادگار میں تلک سوسائٹی بمبئی میں قائم کی ہے جو ان سیاسی لائنوں پر کام کریگی - جو تلک کی قرار دی ہوئی ہیں اس کے لئے بمبئی اور برار کے باشندوں سے دس لاکھ روپیہ فراہم کیا جائیگا ؛

پنڈت مالوی جی اور ان کو آپریشن آنریبل پنڈت مدن موہن مالوی نے ٹریبون کے قائم مقام سے بیان کیا ہے - کہ انہوں نے کسی اصلاحی کونسل کے لئے اپنے آپ کو پیش نہیں کیا - اور نہ ان کا ارادہ ہے - کہ وہ کسی کونسل کے لئے امیدوار ہوں ؛

ایرانی قنصل جنرل نواب نصیر الممالک قنصل جنرل ایران گذشتہ جمعہ کو ڈیرہ دون میں تبدیل آب و ہوا کے لئے پہونچے ہیں ؛

نرخ طلا و نقرئی بمبئی میں ۱۹ر کو سونے کا نرخ ۱۳/ ۵ تھا اور بیس کو شام کے وقت ۳/ تھا اور چاندی کا نرخ قریباً ایک حالت پر رہا - یعنی فی سو تولہ ایک سو تیرہ روپیہ ہیں ؛

سکھ صاحبوں نے "نہ مل ورتن" منظور کر لیا سکھ لیگ نے "نہ مل ورتن" یا عدم تعاون کا پورا پورا انتظام عمل منظور کر لیا ہے۔

سکھ لیگ کا اجلاس

۲۰ - اکتوبر کو بریڈلا ہال لاہور میں سکھ لیگ کی کارروائی شروع ہوئی - شرکائے جلسہ میں دیہاتی سکھ مستورات کی بھی بہت بڑی تعداد تھی - پنجاب کی کئی خلافت کمیٹیوں کے نمائندے بھی شامل ہوئے - مولوی ابوالکلام صاحب آزاد - مسٹر محمد علی - لالہ دنی چند ملک ڈال خان - ڈاکٹر کچلو - ڈاکٹر محمد عالم اپنے گلوں میں نارنجی دوپٹے ڈالے جلسہ میں داخل ہوئے - جو انہیں دربار صاحب امرتسر کی طرف سے تبرکاً دئے گئے تھے - کارروائی جلسہ پنجابی میں ہوئی سکھ قیدیوں کے لئے دعا کی گئی جس کا ایک مصرعہ یہ ہے ؎

"کتن دے کے سن مالکا ساڈی کوک نبیڑے والی"

خواتین بھی مصرعوں کو دہراتی تھیں - ایک بجے سردار کھڑک سنگھ صاحب پریزیڈنٹ کانگرس جلسہ گاہ میں پہونچے - اور ان کے بعد مسٹر گاندھی معہ مسز گاندھی - مسٹر شوکت علی وغیرہ اصحاب آئے - جن کا استقبال ست سری اکال کے نعروں سے کیا گیا - اور اس کے بعد سردار سندر سنگھ صاحب صدر مجلس استقبالیہ نے پنجابی میں اپنا ایڈریس پڑھا جس میں مہمانوں کا شکریہ خالصہ جمعیت کی شان و شوکت اور موجودہ حالت کو پیش کیا - جلیانوالہ باغ اور دیگر حادثات کے متعلق سرکار انگلشیہ اور حکومت ہند کی کارروائی پر نکتہ چینی کی - کانگرس کمیٹی کا شکریہ ادا کیا - اور کونسلوں میں سکھوں کی نیابت پر بالتفصیل بحث کرتے ہوتے کہا کہ سکھ اپنی علیحدہ ہستی تسلیم کرا چکے ہیں - ۳۰ لاکھ آبادی کو فراموش کرنا آسان نہیں - مسئلہ خلافت کے متعلق کہا - یہ ہمارے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے۔

ایڈریس کے بعد پریزیڈنٹ کا انتخاب ہوا - اور رہا شدہ سکھ قیدی پیش کئے گئے - کہ جب پنجاب میں کوئی سیاسی شروع نہ تھی - اسوقت ان سکھوں نے خدمات انجام دیں - مسٹر شوکت علی نے ان کو ہار پہنائے + پریزیڈنٹ صاحب کا خطبہ صدارت انگریزی میں تھا - لیکن سکھوں کے فیصلے کے مطابق پنجابی میں [illegible] سنایا گیا

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

میکسوینی کی فاقہ کشی لنڈن - ۱۵ - اکتوبر - لارڈ مئیر آف کارک کی فاقہ کشی کو اب چونسٹھواں دن ہے۔ اس امر کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ اکسٹھویں دن اسنے اپنے ساتھیوں کو ایک رخصتی پیغام روانہ کیا۔

میکسوینی کی حالت زار لنڈن ۱۵ - اکتوبر - گذشتہ شب میں ایک ماہر برکسٹن کے قید خانہ کے ڈاکٹر سے لارڈ مئیر آف کارک کی صحت کے متعلق جو روزانہ خراب ہوتی جاتی ہے۔ مشورہ کرنے کی غرض سے بلایا گیا "ڈیلی سیل" کا بیان ہے۔ کہ میکسوینی بہت کمزور ہیں۔ ان کو شدید زکام و نزلہ کی شکایت پیدا ہوگئی ہے یہ ان کے فاقہ کا اڑسٹھواں دن ہے۔

بلفاسٹ میں تازہ ہنگامے لنڈن ۱۸ - اکتوبر - بلفاسٹ میں دوبارہ ہنگامے شروع ہوگئے - سن فینروں کے جتھے نے لامیٹ کے کوارٹر پر ریوالوروں سے حملہ کیا - پولیس نے دو مسلح گاڑیوں کی امداد سے ہنگامہ میں مداخلت کی - بعد میں اور مدد آگئی اسنے پاکس توپوں سے فائر کئے - تین آدمی ضائع ۱۸ زخمی ہوئے۔

سن فینروں کے جرنل کی گرفتاری پر انعام قتل کی دیگر وارداتوں اور خصوصاً مسمی اسمتھ کے ۱۲ ر اکتوبر کو قتل ہونے پر اسکاٹ لینڈ یارڈ کی طرف سے اس شخص کو دس ہزار پونڈ انعام کا اعلان ہوا ہے جو سن فین بریگیڈ جرنل ڈانیل برین کا پتہ چلائیگا۔

عراق عرب

کوفہ کی حالت بغداد - ۱۷ ر اکتوبر - کوفہ آج صبح ۹½ بجے چھڑایا گیا - قلعہ گیر فوج خاطر خواہ حالت میں ہے۔

برطانی فوج کی مزاحمت لنڈن - ۱۶ - اکتوبر - سرکاری خبر ہے - کہ جو دستہ فوج دریائے فرات پر کام کررہا ہے راستے سخت مزاحمت پیش آئی ایسٹ یارکس رجمنٹ نے ۱۳ - راجپوت پلٹن کی مدد سے غنیم کو ایک سنگین مقام سے نکال دیا - برطانی فوج کے چالیس آدمی ہلاک و مجروح ہوئے - اور غنیم کو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔

نجف نے اطاعت قبول کر لی لنڈن ۱۸ - اکتوبر - بغداد کی خبر ہے کہ نجف اشرف کی کل آبادی نے آج باضابطہ طور پر اطاعت قبول کرلی ہر تمام برطانی و ہندوستانی قیدی واپس کردئے۔

متفرق خبریں

خواتین کو آکسفورڈ کی ڈگریاں لنڈن ۱۴ - اکتوبر - آج آکسفورڈ یونیورسٹی نے پہلی مرتبہ عورتوں کو ڈگریاں عطا کیں۔

ایکہزار پادری ہندوستان کیلئے لنڈن ۱۵ - اکتوبر - جنرل بوتھ ۱۲ ر اکتوبر کو لنڈن سے نیویارک کی طرف جانے کے لئے جہاز پر سوار ہونگے - تاکہ اضلاع متحدہ امریکہ اور کینیڈا میں ہندوستان چین اور افریقہ کے لئے ایک ہزار مشنری بھرتی کریں۔

قسطنطنیہ کے متعلق پیشگوئی پیرس - ۱۵ - اکتوبر - پیٹیت پیرس پیشگوئی کرتا ہے کہ قسطنطنیہ میں ضروری انقلاب ہونگے - اخبار مذکور کا بیان ہے - کہ برٹش گورنمنٹ اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ ترکی گورنمنٹ معاہدہ سیورس کی تعمیل کے لئے کافی اختیار نہیں رکھتی۔

ترک شراب کا حامی ریوٹر کی خبر ہے کہ مسٹر جانسن جو امریکہ کی تحریک ترک شراب کا ایک رکن ہے - ۱۲ ر نومبر کو لنڈن سے ہندوستان آنے کے لئے جہاز پر سوار ہوگا۔

شاہ یونان کی علالت لنڈن - ۱۷ - اکتوبر - ایتھنز کی خبر ہے - کہ شاہ یونان کی علالت نے بہت خطرناک صورت اختیار کرلی ہے - اور وزارت نے سابق پارلیمنٹ کے اجلاس کو منعقد کرنے کا اس غرض سے تصفیہ کیا ہے - کہ مختار السلطنت کی نامزدگی کی جائے - مگر بعد کی خبر ہے - کہ حالت میں کسی قدر تغیر ہے۔

ایک بھوک کے ہڑتالی کی موت لنڈن ۱۷ - اکتوبر - کل سہپہر کو مائیکل فٹز جیرالڈ نامی پہلے بھوک کے ہڑتالی نے ۶۸ دن کامل فاقہ کرکے اپنی جان دی - اس کا سن تیس سال تھا ہتھیاروں کے سپاہیوں پر حملہ کرنے میں شرکت کرنے کے الزام میں وہ قید تھا۔

سر ویلنٹائن چرول کی روانگی لنڈن - ۱۶ - اکتوبر - سر ویلنٹائن چرول کل لنڈن سے ہندوستان کے لئے روانہ ہوئے۔

بخارا کے چیف جج کو سزائے موت معلوم ہوا ہے کہ بولشویکوں نے بخارا کے قاضی القضات کو حوالہ موت کردیا ہے۔

باکو میں ایشیائی باشندوں کی کانگرس باکو میں ایشیائی باشندوں کی ایک کانگرس ہوئی - جس کا مقصد ایشیا میں بولشویک تحریک کو پھیلانا تھا - انور پاشا اور چند ہندوستانی ڈیلیگیٹ بھی اس میں شریک ہوئے۔

وزیر اعظم کے دفتر کے سامنے بلوہ لنڈن - ۱۸ - اکتوبر - ہزاروں بیکار لوگ مسٹر لائڈ جارج وزیر اعظم کے دفتر کی طرف گئے - انہوں نے زبردستی پولیس سے گذر کر وزیر اعظم تک پہنچنے کی کوشش کی - پولیس کی مدد آگئی - جس نے حملہ کرکے بلوائیوں کو منتشر کردیا - جانبین کے بہت سے آدمی زخمی ہوئے۔

پرنس فیروز کی روانگی لنڈن ۱۸ - اکتوبر - پرنس فیروز ۲۹ ر اکتوبر کو لنڈن سے ایران کو نارکنڈہ جہاز پر روانہ ہو رہے ہیں۔

اناطولیہ کی حالت اور اتحادی لنڈن ۱۷ - اکتوبر - قسطنطنیہ کی خبر ہے کہ سلطان المعظم نے اتحادی اعلیٰ کمشنران کو باریاب فرمایا - اتحادی کمشنروں نے اناطولیہ کی موجودہ صورت حال پر بحث کی - اور وہاں کے معاملات کو اصلی حالت پر لانے کی ضرورت جتائی - اور کہا کہ اناطولیہ میں معاہدہ سیورس کی شرائط پر مکمل عمل ہونا چاہیئے - اسکے بعد سلطان المعظم نے وزیر اعظم کو باریابی کا موقعہ دیا۔

ترکی وزارت کے خطرات لنڈن ۱۵ - اناطولیہ پیچیدہ ناخوشگوار حالات اور گورنمنٹ کی مالی مشکلات کی وجہ سے ترکی میں مزید وزارتی خطرات پیدا ہوگئے ہیں۔

وزیر اعظم داماد فرید پاشا نے استعفا دیدیا ہے - اور توفیق پاشا نے نئی وزارت قائم [illegible]

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)